بسم الله الرحمن الرحيم

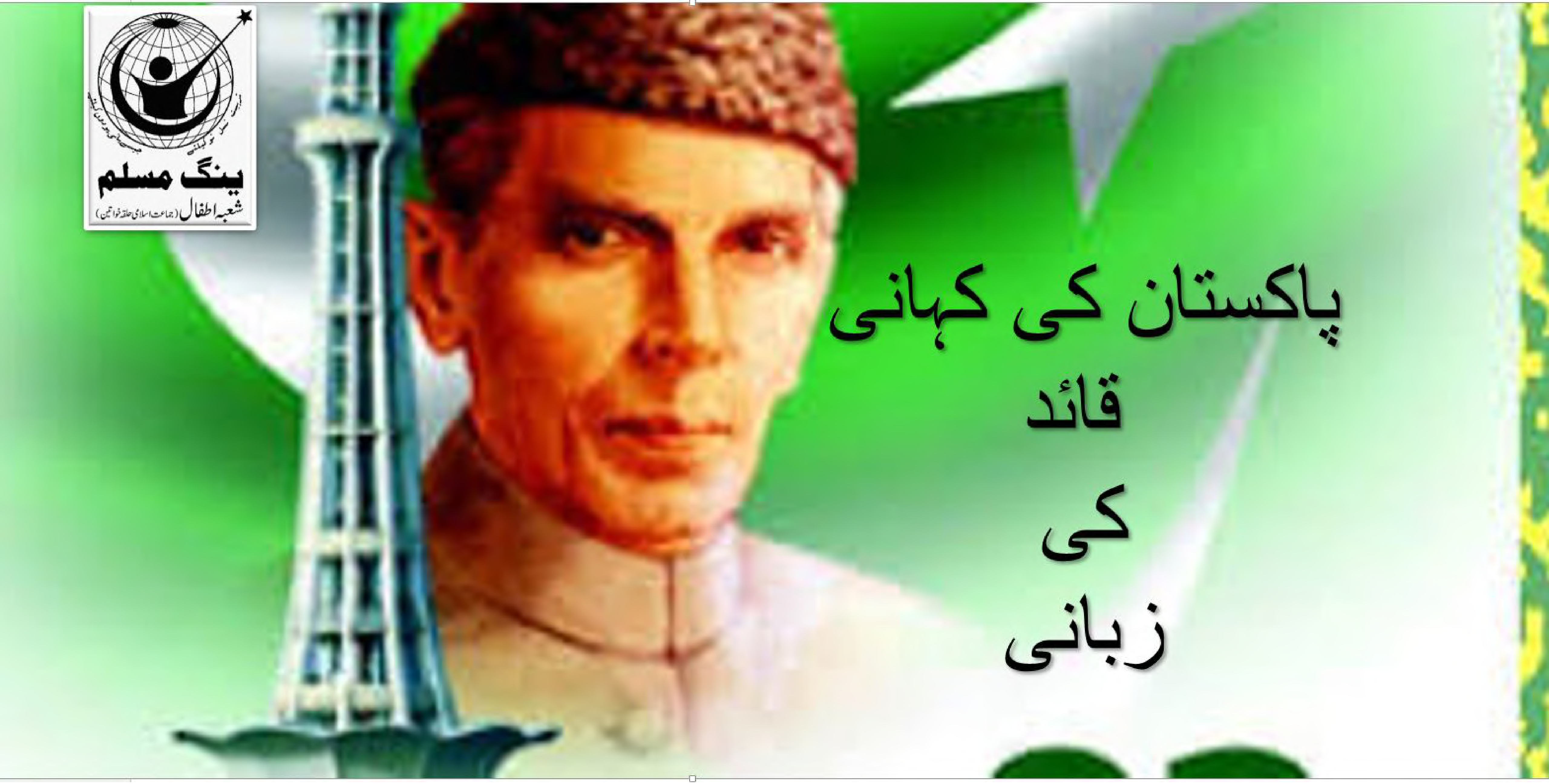
ینگ مسلم
شعبہ اطفال (جماعت اسلامی حلقہ خواتین)
پاکستان کی کہانی
قائد
کی
زبانی

رہنمائی برائے سرگرمی

درج ذیل نکات ان پروگراموں /سرگرمیوں کو موثر بنانے میں آپ کی بھر پور رہنمائی کریں گے .

1. متعلقہ سر گرمی کا بغور اور مکمل مطالعہ کریں .
2. سرگرمی کے مقاصد کو تین بار پڑھیں تاکہ دوران سرگرمی مقاصد محو نہ ہوں .
3. سرگرمی کے لئے درکار افراد ،مواد ،اشیاءپہلے سے تیار کر لیں .
4. ایک دفعہ ضرور rehearsal کر لیں .
5. سرگرمی میں اضافہ یا کمی کرنا چاہیں تو مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے کریں. Code of conduct کا خیال رکھیں.
6. اضافے کی صورت میں خیال میں خیال رکھئیے حوالہ اورصحت درست ہو .
7. پروگرام/سرگرمی کے حوالے سے اپنا اور بچوں کا فیڈ بیک ضرور دیں.

مقصد :

- بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناح کے حالت زندگی سے واقفیت حاصل کرنا .
- یہ سمجھنا کہ کم عمری سے محنت اور کوشش کرنے والے بڑے کارنامے انجام دیتے ہیں .
- آگاہ ہونا کہ مسلمان ایک الگ ملت ہیں اور دو قومی نظریہ نے مسلمانوں کو علیحدہ وطن دیا .
- جدوجہد آزادی پاکستان کے مختلف ادوار اور مراحل سے آگاہی حاصل کرنا .
- اسلامی جمہوریہ پاکستان کی آزادی اور آئین کو بحال رکھنے کے لئے علم حاصل کرنا اور محنت کرنے پر آمادہ کرنا .

ابتدا ء

مربی سلام اور د عا کی ابتدائی گفتگو کے بعد بچوں کی خیریت دریافت کریں .

مربی: بچو! آج ہم آپ کو ایک عظیم شخصیت سے آپ کی ملاقات

کرتے ہیں ان کا تاریخ پیدائش 25دسمبر 1876 ہے .

جی بچو ! قائد اعظم محمد علی جناح .

آپ حیران نہ ہوں ،یہ ملاقات آمنے سامنے نہیں ہو رہی . بلکہ ہم قائد کی زندگی کے حالات ایک نئے انداز سے سنیں گے .

یہ کچھ سوالات ہیں .جن کے جواب قائد اعظم دیں گے .

درج ذیل سوالا ت نمبر ڈال کر ایک ایک بچوں کو دے دیں .بچے باری باری سوال پوچھیں .اس مکالمہ کو خاکے کے ذریعے بھی کرایا جا سکتا ہے .

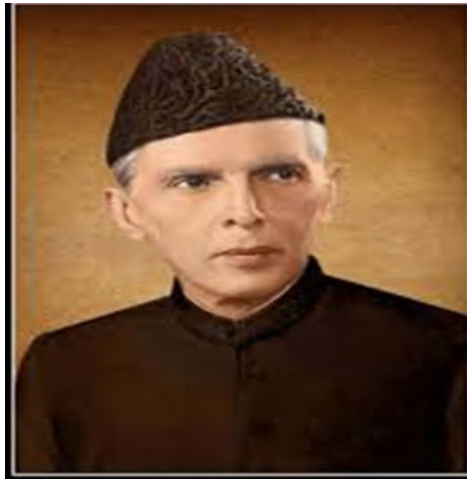

سوال: قائد اعظم جب آپ چھوٹے تھے تو کیا کرتے تھے؟ مجھے تواسکول جانے میں بالکل

- مزہ نہیں آتا تھا ،ہر وقت کھیلنے کو دل چاہتا ہے

ہاں بہت سے بچوں کو سکول جانے میں مزہ نہیں آتا میں نے بھی اپنے گھر میں پڑھنے سے منع کر دیا تھا

میں نے والد صاحب سے کہا مجھے دفتر لے جائیں.میں بھی آپ کی طرح کام کرنا چاہتا ہوں .

وہ مجھے اپنے ساتھ دفتر لے گئے مگر میں دو دن میں ہی سمجھ گیا کہ دفتر میں کوئی کام بھی میں نہیں کرسکتا کیونکہ میں پڑھنا اور لکھنا نہیں جانتا تھا .بس میں سب کو پینسل چھیل کر دیتا رہتا تھا جو مجھے با لکل پسند نہیں تھا .

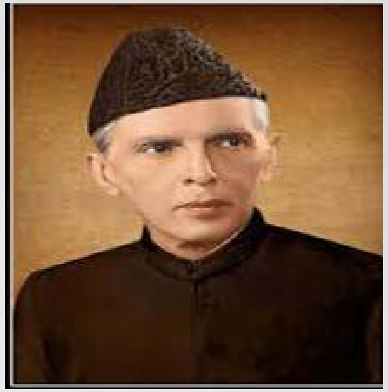

میں اداس ہو گیا تب والد صا حب نے مجھے سمجھایا کہ بغیر علم حاصل کئے کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوتی.تب مجھے علم کی اہمیت کا اندازہ ہوا.میں نے سندھ مدرستہ اسلام میں داخلہ لیا اور بہت محنت سے علم حاصل کیا.آپ میں سے بھی جن بچوں کو پڑھنے میں مزا نہیں آتا وہ سمجھ لیں کہ علم کے بغیرانسان شاید دولت تو کما سکتا ہے مگر کامیابی اور عزت حاصل نہیں کر سکتا.

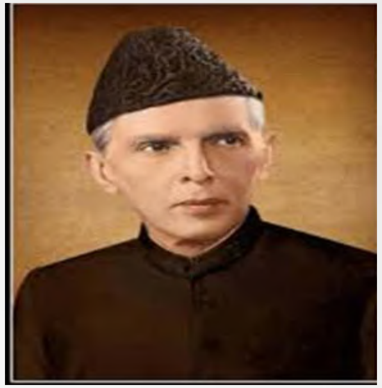

سوال :جناب قائد اعظم میں جاننا چاہتا ہوں کیا آپ صرف پڑھتے ہی رہتے تھے یا کھیلتے بھی تھے ؟

میں نے اوقات مقرر کیئے تھے کھیل کا وقت مقرر تھا جو جسمانی

ورزش کے لیئے بہت ضروری ہےمیں کرکٹ کھیلتا تھا .

سوال: جناب! اس کے بعد آپ نےکہاں سے تعلیم حاصل کی ؟

جواب: میں نے اعلی تعلیم لنڈن کی incon’ سے حاصل کی .جہاں سے میں نے سب سے کم عمرہندوستانی بیرسٹرہونے کا اعزاز حاصل کیا .

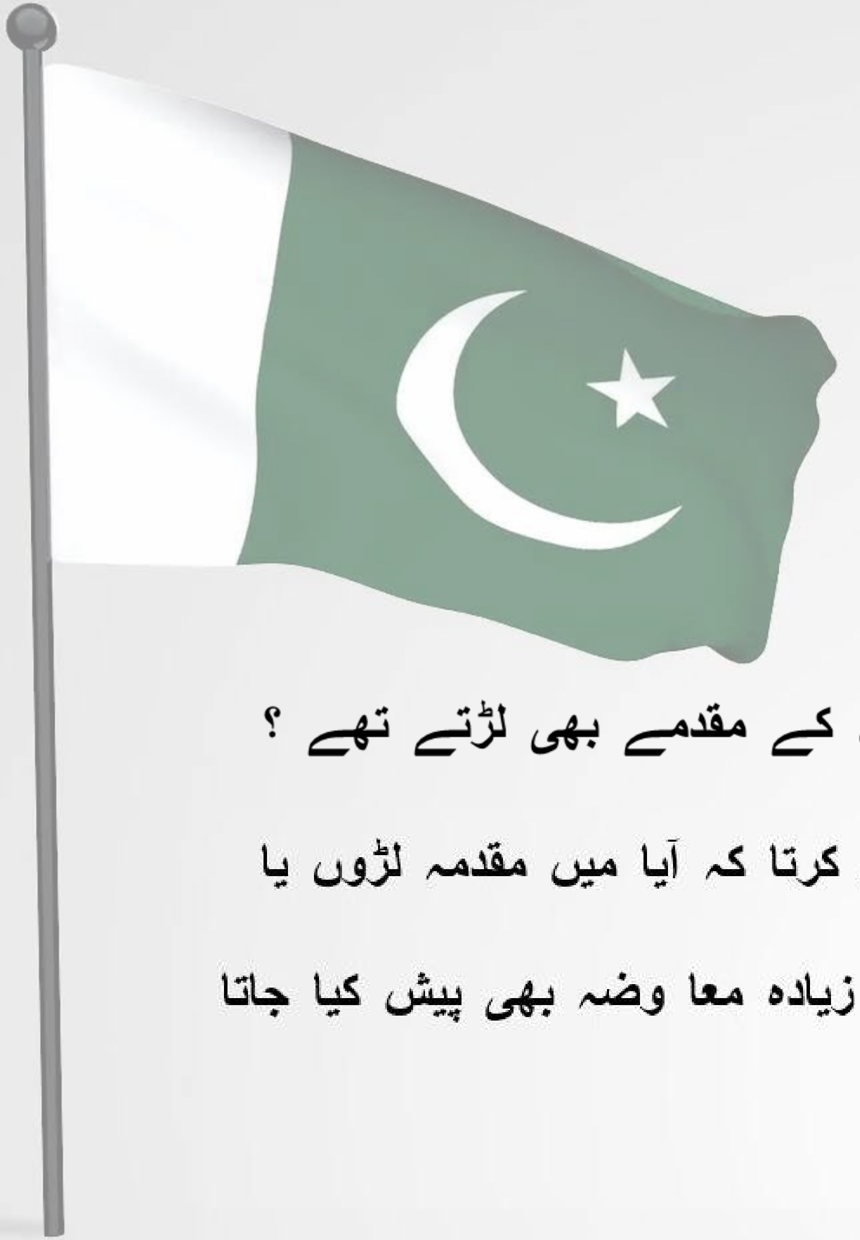

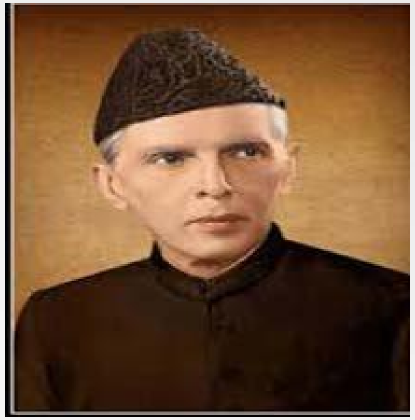

سوال: اس وقت تو برصغیرمیں‌ہندو مسلمان سب مل کررہتے تھے توکیا آپ ہندؤں کے مقدمے بھی لڑتے تھے ؟

بچو! وکالت ایک ذمہ داری ہے میں معاملے کو غور سےدیکھتا اور پھر فیصلہ کرتا کہ آیا میں مقدمہ لڑوں یا نہیں .جس کو میں سمجھتا کہ یہ حق پر ہے میں اسکا مقدمہ لڑتا مجھے بہت زیادہ معا وضہ بھی پیش کیا جاتا مگر میری ترجیح مظلوم کو اس کا حق دلانا ہی رہتی .

۴ دسمبر ۱۸۹۶ء بانیِ پاکستان اپنے خاندانی لباس میں ۔ یہ تصویر قائداعظمؒ نے اپنے دستخطوں کے ساتھ
اپنے والد محترم کی خدمت میں پیش کی

قائداعظم Lincon’s Inn University میں

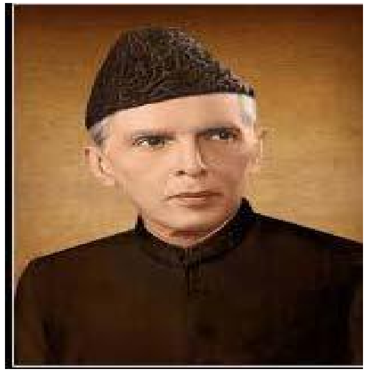

سوال: محترم قائد ! ہم نے پڑھا ہے کہ پہلے آپ ہندو اور مسلم اتحاد کو پسند کرتے تھے اورکانگریس میں شامل رہے ؟

قائداعظم: یہ بات درست ہے کہ پہلےمیں یہ سمجھتا تھا کہ انگریزوں سےآزادی اسی وقت ملےگی جب ہندو اور مسلمان مل کرکوشش کریں گے اس لئے میں کانگریس میں شامل ہوا جس میں اس وقت کے بڑے بڑے مسلم لیڈر شامل تھے .مولاناابولکلام آزاد وغیرہ.

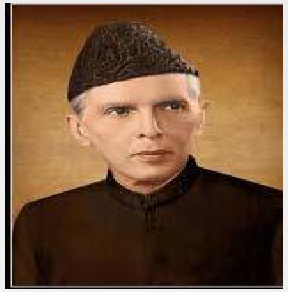

سوال: پھرآپ نے کانگریس کیوں چھوڑدی؟ ایسی کیا بات ہوئی جو آپ کانگریس سے علیحدہ ہو گئے ؟

قائد اعظم:ایک بات نہیں ایسے کئی واقعات ہوئے جس نےمیری آنکھیں کھول دیں.ان واقعات کا ذکر
تاریخ کی کتابوں میں موجود ہے آپ یہ سمجھ لیں کہ ہندؤں نے انگریزوں سے ساز باز کر لی
اور اپنی دشمنی کا رخ مسلمانوں کی جانب کر دیا تھا .

ان کے لیڈر کہنے لگے :

- اردو ملیچوں (گندے ،کمتر) کی زبان ہے.
- مسلمانوں کو اگر یہاں رہنا ہے تو ہندو بن کر رہنا ہو گا.
- مسلمانوں کو ہندو بنانے کی تحریک شروع ہو گئی .
- ہندؤں کو سرکاری ملازمتوں میں حصہ ملنے لگا .
- ہندو مذہب کی زبان کو فروغ دیا جانے لگا .
- انگریزاورہندوبظاہر دشمن تھے لیکن درپردہ وہ مل کر مسلمانوں کے خلاف سازش کر رہے تھے

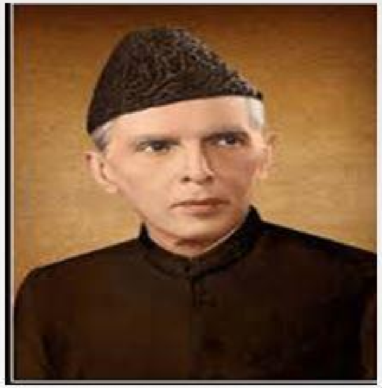

سوال: پھر آپ مسلم لیگ میں کیسے آئے ؟

قائداعظم : انسان زندگی کے ہر دورر میں غور و فکر کر کے صحیح نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے .اس طرح

میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی .

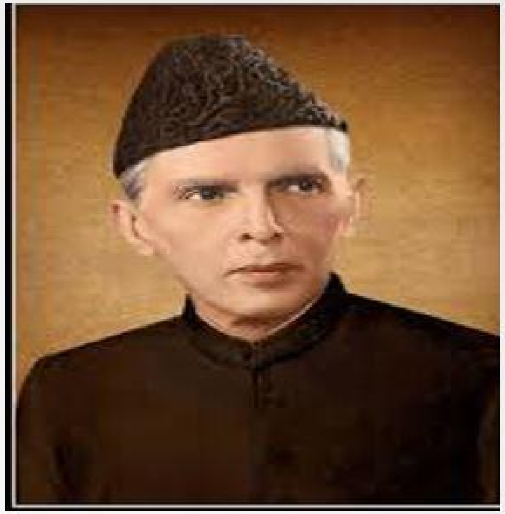

1930 -32 کے درمیان تین گول میز کانفرنس ہوئیں.ان اجلاسوں میں کانگریس اور ہندؤوں کے رویوں سے مجھے سخت صدمہ پہنچایا .مجھے یقین ہو گیا کہ اب ہندو مسلم اتحاد کی کوئی امید نہیں .

مجھے بار بار مولانا محمد علی جوہر کی بات یاد آتی تھی جو انہوں نے شدید بیماری کی حالت میں آخری گول میز کانفرنس میں کہی تھی ."کسی بھی دوسرے ہندوستانی سے زیادہ میں اس بات کا خواہش مند ہوں کہ انگریزوں کا اقتدار ختم ہو لیکن یہ ہرگز نہیں چاہتا کہ انگریزوں کے بعد ہندو ہم مسلمانوں کی قسمت کے مالک بن جائیں".

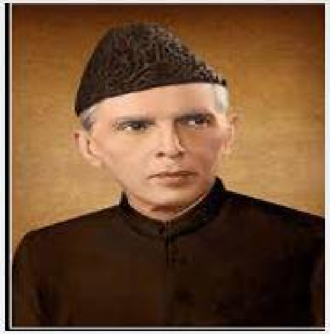

سوال نمبر8 :آپ کو کیسے اندازہ ہوا کہ ایسا ہوگا ؟

مجھے صاف نظر آرہا تھا کہ **ہندو** مسلمان کبھی مل کر نہیں رہ سکتے اگر ایسا ہوا تو مسلمانوں کی حیثیت شدھ اور ملیچوں کی ہوگی جس میں مسلمان اپنے **عقائد** اور **اسلامی قوانین** پر عمل نہیں کر سکیں گے

1937 میں انگریزوں کے نئے دستور کے مطابق الیکشن ہوئے

جس میں مسلم لیگ اور کانگریس دونوں نے حصہ لیا

کانگریس کو بڑے پیمانے پر کامیابی حاصل ہوئی وہ مسلمان جو ہندو مسلم اتحاد کے حامی تھے انہوں نے کانگریس کو ووٹ دیا .

کانگریس نے بڑے صوبوں میں اپنی حکومت بنائی جس میں انہوں نے کسی قابل ذکر مسلم رہنما کو شامل نہیں کیا اور مسلمانوں کو ہندومذہب میں شامل کرنے کے لئے تعلیمی منصوبے شروع کئے.

یہ ایک جھلک تھی جس میں صاف دکھائی دے رہا تھا کہ مسلمان اگر

ہندوستان میں ہندؤں کے ساتھ رہے تو جلد ہی وہ **اپنےعقیدہ اور تہذیب**

چھوڑ کر بے دین ہو جائیں گے .اس تعلیمی اسکیم کے تحت اسکولوں میں مسلمان لڑکوں کو مورتی

کے سامنے کھڑا کیا جاتا اور **دعا یا سلام** کرنے کے **بجائے نمستے** اور جے **رام** کہنے پر زور دے

جاتا .اسکولوں میں **"بندے ماترم** "کا ترانہ پڑھایا جاتا جو شرک پر مبنی گیت تھا .

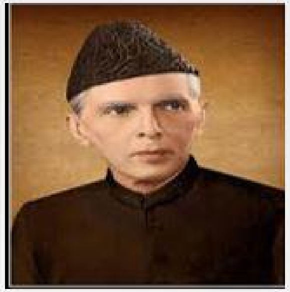

سوال: اس کا مطلب یہ ہے کہ ہندوکبھی بھی ہمارے خیرخواہ نہیں ہو سکتےان کی دوستی بھی دراصل دشمنی ہے .جناب ! اسکے بعد کیا ہوا ؟

ان تمام واقعات نے مسلمانوں کی آنکھیں کھول دیں.مسلمان جو کانگریس اور دوسری پارٹیوں میں تھے مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر جمع ہونا شروع ہو گئےاور مسلم لیگ کو قوت اورمضبوطی ملتی گئی یہاں تک کہ میں مسلم لیگ نے مسلمانوں کے لئےعلیحدہ وطن کا مطالبہ کیا .

قرارداد کے الفاظ :

ل انڈیا مسلم لیگ کایہ اجلاس تجویز کرتا ہے جب تک دستوری منصوبے میں

رج ذیل بنیادی اصول شامل نہ کئے جائیں اس پر ملک میں عمل درآمد نہیں کیا

جائے اس وقت تک وہ مسلمانوں کے لئے قابل قبول نہیں ہوگا .

ہ کہ ہندوستان کے شمالی مغربی اور مشرقی علاقوں کی طرح جن علاقوں میں

سلمان اکثریت میں ہیں انہیں خود مختار ریاستیں قرار دیا جائے .جس میں ملحق

ونٹ خود مختار اور آزاد ہوں گے .

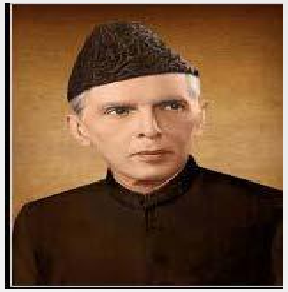

یہ کہ ان یونٹوں کی اقلیتوں کے مذہبی،اقتصادی .ثقافتی.سیاسی، انتظامی و دیگر حقوق اور مفادات کے تحفظ کے لئے ان کے صلح مشورے سے دستور میں مناسب ،موثر اور واضح انتظامات رکھیں جائیں گے اور ہندوستان کے جن علاقوں میں مسلمان اقلیت میں ہیں وہاں ان کو دیگر اقلیتوں کے صلح مشورے سے ان کے مذہبی،اقتصادی .ثقافتی.سیاسی، انتظامی و دیگر حقوق اور مفادات کے تحفظ کی حمایت کی جائے .

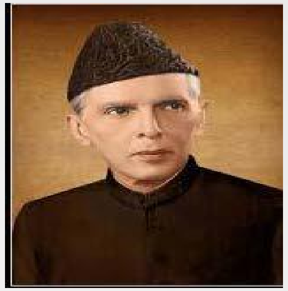

میں نے تقریر کرتے ہوئے کہا

"یہ دو قوموں کی دو مستقل تہذیبیں ہیں اس لئے

میں مسٹر گاندھی سے کہتا ہوں کہ اپنی دھوتی پہنیں

،اپنی چوٹی بڑھائیں اور اپنی دال روٹی کھائیں ."

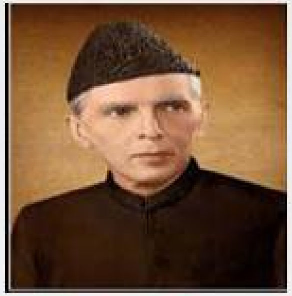

سوال : جی ہم نے پڑھا ہے مارچ کو مینارپاکستان پر ایک جلسہ ہوا جس میں قرارداد پاکستان پیش کی گئی .جناب! کیا سارے مسلمانوں نے ، ہندؤں نے اور انگریزوں نے اس کو مان لیا تھا ؟

بچو! تمام مخلص مسلمان لیڈر اور علماء نے اپنے اپنے مقام پر مسلمانوں ،ہندوؤں ،انگریزوں پریہ واضح کر نا شروع کر دیا تھا کہ مسلمانوں نے ہندوستان پر سال حکومت کی .انگریزوں نے یہ ملک ہندؤں سے نہیں مسلمانوں سے لیا ہے .اور مسلمان اور ہندو دو الگ الگ قوم ہیں جن کا لباس ،کھانا ،رہن سہن ، دین سب ایک دوسرے سے الگ ہے .

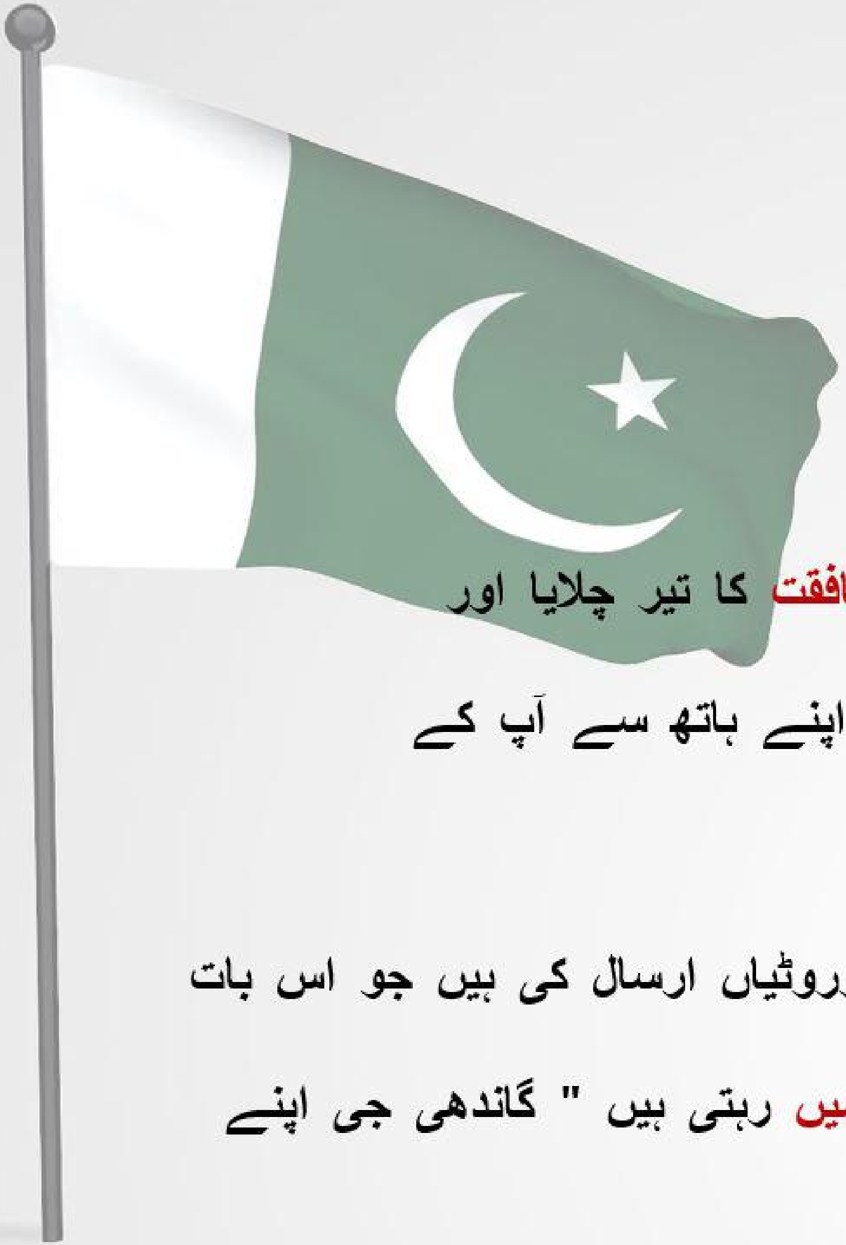

دوقومی نظریے کی جنگ ابھی جاری تھی کہ گاندھی جی نے اپنی مخصوص منافقت کا تیر چلایا اور مجھےکو دو روٹیاں بھیجیں اور ان کےہمراہ خط میں لکھا " پیارے جناح میں اپنے ہاتھ سے آپ کے لئے دو روٹیاں پکا کر بھیج رہا ہوں.جو آپ سے میری محبت کا ثبوت ہیں."
میں نے انہیں شکریہ سے وصول کرتے ہوئے تحریری پیغام بھیجا :"آپ نے دوروٹیاں ارسال کی ہیں جو اس بات کا ثبوت ہیں کہ آپ بھی یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہندوستان میں ایک نہیں دو قومیں رہتی ہیں " گاندھی جی اپنے اس وار کی بے توقیری پر تلملا کر رہ گئے .

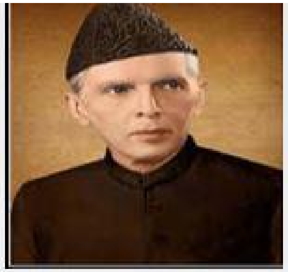

سوال :جناب ! ہم نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ سے تک سات سال مسلمانان ہند نے جدوجہد کی .لیاقت علی خان ،نواب بہادر یار جنگ ،مولوی فضل الحق ،مولانا ظفر اللہ خان وغیرہ .

یہ جدوجہد تو دراصل . کے بعد سے ہی شروع ہو گئی تھی یعنی یہ سالہ جدجہد تھی فروری میں پورے ملک میں انتخابات ہوئے .مسلم لیگ نے بھی بھر پور حصہ لیا ،کانگریس نے اگرچہ اکثریت حاصل کی لیکن کئی جگہ جہاں مسلم آبادی تھی مسلم لیگ جیت گئی اور سب پر واضح ہو گیا کہ مسلم لیگ مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے .اور علیحدہ وطن ناگزیر ہے .

سوال : بٹ کے رہے گا ہندوستان بن کے رہے گا پاکستان .....جناب ! وہ کیا واقعات اور جذبات تھے جس نے اس نعرے کو جنم دیا ؟

ایک دفعہ میں لمبے سفرکی وجہ سے ایک جگہ ٹھہرا ہوا تھا ،ایک لڑکا جس کی عمر 9 سال تھی اور اسکے بدن پر پرانے کپڑے تھے نعرے لگاتے ہوئے گزرا کہ

"لے کے رہیں گے پاکستان بٹ کے رہے گا ہندوستان "

میں نے میزبان سے کہا کہ اس بچے کو میرے پاس لائیں ،بچہ سہما حبوا میرے پاس آیا میں نے اسکی ہمت بندھائ اور پوچھا کہ تمہیں معلوم ہے کہ پاکستان کسے کہتے ہیں ،بچے نے کہا کہ مجھے اس کے سوا کو کچھ نہیں معلوم کہ جہاں ہندو زیادہ ہوں وہاں ہندوں کی حکومت اور جہاں مسلمان زیادہ ہوں وہاں مسلمانوں کی حکومت .اس واقعہ نے مجھے بتا دیا کہ جب بچہ بچہ سمجھ لے کہ پاکستان کیا ہے تو کوئی اسے بننے سے نہیں روک سکتا.

اپریل قائد نےاسلامیہ کالج پشاورمیں فرمایا :

"ہم نے پاکستان کا مطالبہ زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کرنے کے لئے نہیں کیا ہے بلکہ ہم
ایک ایسی تجربہ گاہ حاصل کرنا چاہتے ہیں .جہاں ہم اسلام کے اصولوں کو اپناسکیں ."

ایک دفعہ روحیل کھنڈ کی ایک مسلمان بچی نے جس نے مدرسے کی پڑھائی نہیں کی

تھی نہایت محنت سے کپڑے پر پاکستان کا نقشہ کاڑھا اور مجھے بھیجا .

Partition of India in August 1947

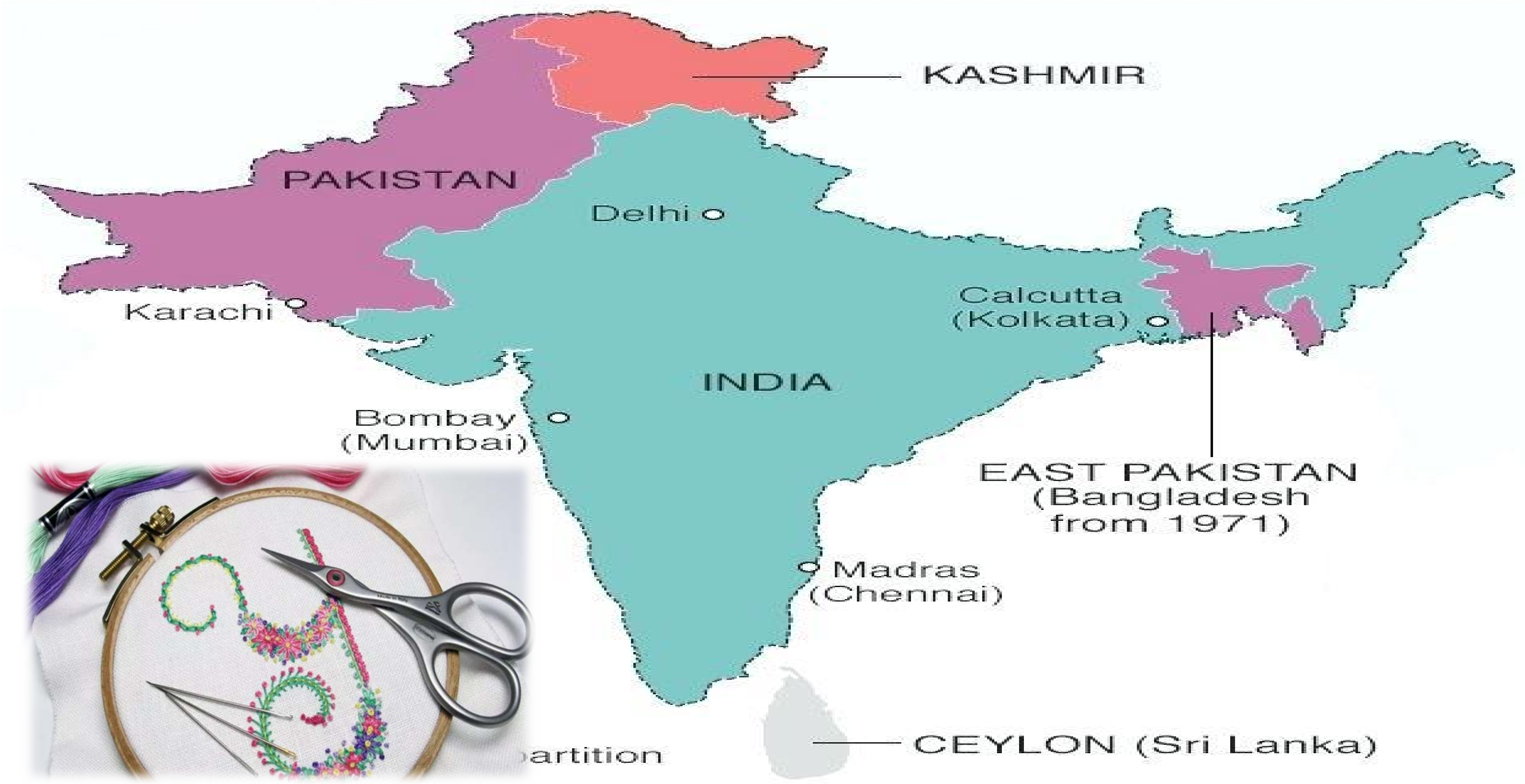

ایک مرتبہ میں طلبہ سے خطاب کر رہاتھا ایک ہندو لڑکے نے سوال کرنے کی اجازت چاہی

اسکا سوال تھا کہ آپ پاکستان یعنی ایک الگ ملک کا تقاضہ آخر کیوں کرتے ہیں ؟

بنیادی وجہ کیا ہے؟ **آپ میں اور ہم میں کیا فرق ہے ؟**

میں نے تحمل سے اس کے سوال سنے اور پھر اپنے پاس رکھا ہوا گلاس جو کہ پانی سے بھرا ہوا تھا اٹھا کے پیا .آدھا گلاس پی لینے کے بعد میں نے وہ گلاس اس ہندو طالبعلم کی جانب بڑھا یا اور اسے پانی پینے کو کہامگر اس نے صاف انکار کر دیا.پھر اس کے ساتھ ہی کھڑے ایک مسلم لڑکے کو اشارے سے بلایا اور پانی پینے کا کہا ،اس لڑکے نے فورا ً میرے کہنے پر عمل کیا اور بچا ہوا پانی پی گیا.میں اس ہندو لڑکے سے مخاطب ہوا اور کہا کہ بس یہ ہی فرق ہے ہمارے درمیان.

نومبر آل انڈیا مسلم فیڈرشن کے اجلاس میں

”مجھ سے اکثر پوچھا جاتا تھا کہ **پاکستان کا طرز حکومت کیا ہوگا**. پاکستان کے طرز حکومت

کا تعین کرنے والا میں کون ہوتا ہوں

مسلمانوں کا طرز حکومت آج سے **تیرہ سو سال** قبل قران کریم نے وضاحت کے ساتھ بیان کر.

دیا تھا،**الحمدللہ قرآن ہماری رہنمائی** کے لئے موجود ہے اور قیامت تک موجود رہے گا۔“

جب ہم نے جدوجہد پاکستان کے لئے فنڈ کی اپیل کی تو میں حیران رہ گیا بڑے تو بڑے بچوں نے تو ان کو بھی پیچھے چھوڑ دیا.میرے پاس بچوں کے منی آرڈر اور خطوط آتے تھے جس سے مجھے یقین ہو گیا تھا کہ پاکستان کو آزاد ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا .

قائد کے نام

بچوں کے خطوط

۲۸ - ۱۹۳۹

ڈاکٹر ندیم شفیق ملک

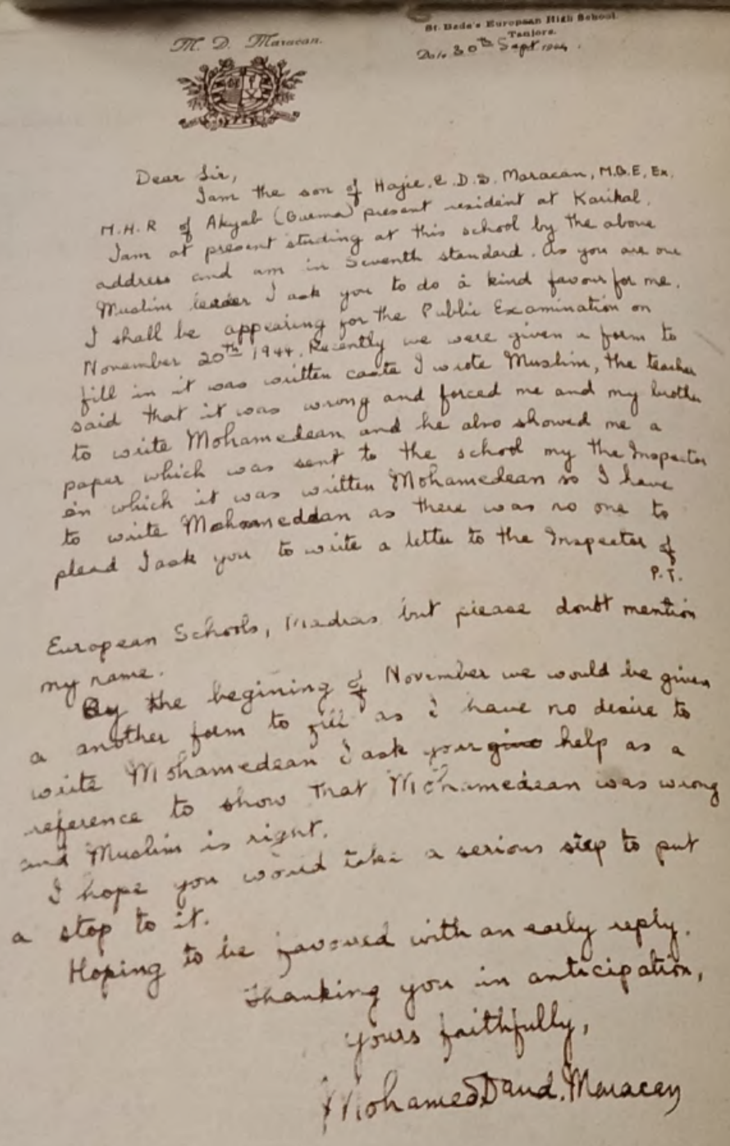

M. D. Maracan.

St. Bede's European High School
Tanjore.
Date 30th Sept 1944.

Dear Sir,
I am the son of Hajee E D S Maracan, M.B.E. Ex. M.H.R of Akyab (Burma) present resident at Karikal. I am at present studying at this school by the above address and am in Seventh standard. As you are one Muslim leader I ask you to do a kind favour for me. I shall be appearing for the Public Examination on November 20th 1944. Recently we were given a form to fill in it was written caste I wrote Muslim, the teacher said that it was wrong and forced me and my brother to write Mohamedean and he also showed me a paper which was sent to the school my the Inspector in which it was written Mohamedean so I have to write Mohammeddan as there was no one to plead I ask you to write a letter to the Inspector of
P.T.O.

European Schools, Madras but please don't mention my name.

By the begining of November we would be given a another form to fill as I have no desire to write Mohamedean I ask your help as a reference to show that Mohamedean was wrong and Muslim is right.

I hope you would take a serious step to put a stop to it.

Hoping to be favoured with an early reply.

Thanking you in anticipation,

Yours faithfully,

Mohamed Daud Maracan

ایضاً، مسل ۹۵۸، صفحہ ۹۶-۹۵۔

محمد داؤد مراکن (تنجور) بنام قائداعظم محمد علی جناح*

۳۰-ستمبر، ۱۹۴۴

سینٹ بیڈز یورپین ہائی سکول، تنجور [مدراس]

محترم جناب

میں حاجی ای ڈی ایس مراکن ایم بی ای ایکس ایم ایچ آر آف ایکیاب (برما) کا بیٹا ہوں اور آج کل کاریکل میں رہائش پذیر ہوں۔ میں مندرجہ بالا مذکور درس گاہ میں ساتویں جماعت کا طالب علم ہوں۔ چونکہ آپ ایک مسلم راہنما ہیں اس لیے میں آپ سے ایک مہربانی کا طالب ہوں۔ میں ۲۰ نومبر ۱۹۴۴ کو منعقد ہونے والے عوامی امتحان میں بیٹھ رہا ہوں۔ حال ہی میں مجھے ایک چھپا ہوا کاغذ برائے اندراجات پُر کرنے کے لیے دیا گیا جس میں ذات کے بارے میں لکھنا تھا۔ میں نے مسلمان لکھا۔ میرے استاد نے کہا کہ یہ غلط ہے اور مجھے اور میرے بھائی کو مجبور کیا کہ محمڈن لکھیں اور انہوں نے مجھے ایک کاغذ بھی دکھایا جو کہ درس گاہ کو معائنہ کار نے بھیجا تھا جس میں لفظ محمڈن لکھا گیا تھا۔ چنانچہ مجھے بھی محمڈن لکھنا پڑا کیونکہ پھر میرے پاس کوئی دلیل نہیں تھی۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ یورپین سکولز مدراس کے معائنہ کار کو ایک خط لکھیں لیکن براہ کرم میرا ذکر نہ ہو۔

نومبر کے آغاز میں ہمیں پُر کرنے کے لیے ایک اور چھپا ہوا کاغذ برائے اندراجات دیا جائے گا چونکہ مجھے کوئی خواہش نہیں کہ اس میں مَیں پھر لفظ محمڈن لکھوں، اس لیے میں آپ سے مدد کی درخواست کرتا ہوں، یہ ثابت کرنے کے لیے کہ لفظ محمڈن غلط ہے اور مسلمان صحیح ہے۔

مجھے امید ہے کہ آپ اس کو روکنے کے لیے ایک سخت قدم اٹھائیں گے۔

اس امید کے ساتھ کہ آپ کا جواب جلد آئے گا۔

آپ کا پیشگی شکریہ ادا کرتے ہوئے

آپ کا مخلص

محمد داؤد مکیسی

*ایضاً، مسل ۹۵۸، صفحہ ۱۰۰-۹۹۔

٧٨٦

قائدِ اعظم کی خدمت میں
عرض ہے کہ میں نے اپنے
جمع کئے ہوئے سب پیسے
جو مجھے میرے ابی جی دیا کرتے
ہیں آپ کو بھیج دئے ہیں۔ میں
نے سنا ہے کہ آپ ہم کو آزادی
لے کر دیں گے۔ میں بڑا ہو کر

قائد کے نام بچوں کے خطوط

جاوید احمد خان [کاربان] بنام قائداعظم محمد علی جناح

۱۴ اپریل، ۱۹۴۲

٧٨٦

قائداعظم کی خدمت میں عرض ہے کہ میں نے اپنے جمع کیے ہوئے سب پیسے جو مجھے میرے ابی جی دیا کرتے ہیں آپ کو بھیج دیے ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ آپ ہم کو آزادی لے کر دیں گے۔ میں بڑا ہو کر آپ کے پاس آؤں گا۔

جاوید احمد خان

جماعت دوم

تسنیم اعجاز (نیو دہلی) بنام قائد اعظم محمد علی جناح *

۱۲-اگست، ۱۹۴۵ء

۲۲ بابر روڈ

نئی دہلی

۱۲-۸-۴۵

آداب عرض ہے۔ میرے پاس عیدی کے اور انعام کے جو امتحان میں ملا تھا، سو۱۰۰ روپیہ جمع تھے، میں اُن کو جناب کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ آپ اس کو مسلم لیگ کے چندے میں جمع فرمالیں۔

میرے خط کا جواب ضرور دیں۔

تسنیم اعجاز

عمر ۶ سال

Receipt ٤٨٦ 127

3121 Entered 21/8

۲۲ بابر روڈ

نئی دہلی

12.8.45

قائد اعظم

آداب عرض ہے میرے

پاس عیدی کے اور انعام کے

جو امتحان میں ملا تھا سو روپیہ جمع

تھے میں اُن کو جناب کی خدمت

میں پیش کر رہا ہوں - آپ

اس کو مسلم لیگ کے چندے

میں جمع فرمالیں -

میرے خط کا جواب ضرور دیں

تسنیم اعجاز عمر ۶ سال

سلطان جمیل (کراچی) بنام محترمہ فاطمہ جناح ؒ

۲۳- ستمبر، ۱۹۴۸ء

معرفت ایس اے رانا اینڈ کو

بندر روڈ

کراچی

۴۸/۹/۲۳

محترمہ فاطمہ جناح

کراچی

واجب احترام خاتون

میں بارہ سال کا ایک مہاجر لڑکا ہوں۔ میں پچھلے بارہ دنوں سے قوم کے باپ کے کھونے کے غم سے رو رہا ہوں۔ میرے لیے کوئی تسلی نہیں ہے۔ میں آپ سے اپنا غم بیان کرنا چاہتا ہوں۔

آپ کا مخلص

سلطان جمیل

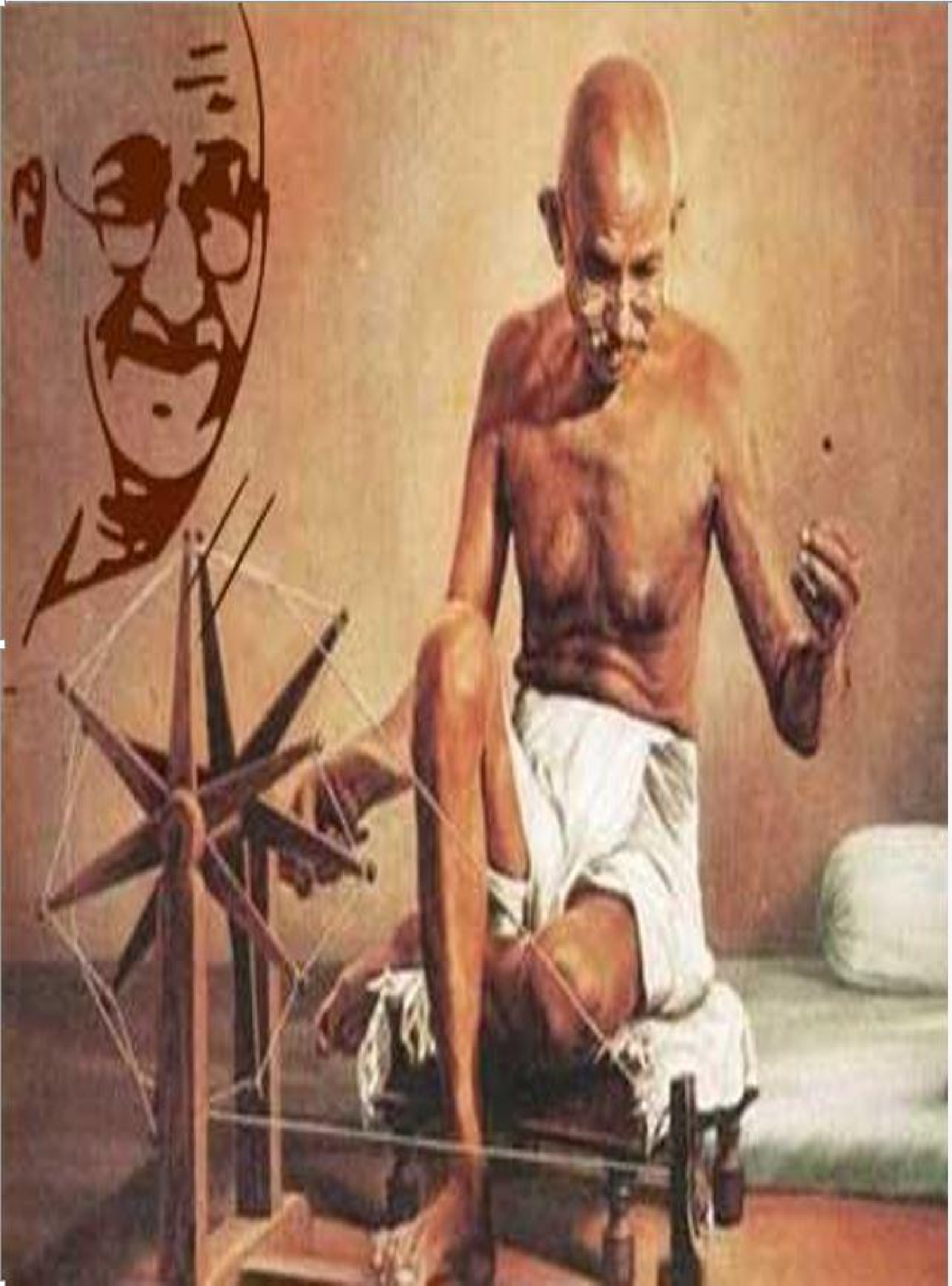

ایک طرف بچوں کے یہ جذبات تھے دوسری طرف **مسٹر گاندھی** نے کہا کہ میں ایک امیر قوم کا لیڈر ہوں **لیکن تھرڈ کلاس** میں سفر کرتا ہوں لیکن **جناح ایک مفلس قوم** کے لیڈر ہیں مگر **ایئر کنڈیشنڈ ڈبے** میں سفر کرتے ہیں .مسلم لیگ کے لئے یہ بہت بھاری بوجھ ہے .جب مجھے یہ بات پتہ چلی تو میں نے کہا "**یہ بات ٹھیک ہیں کہ مسٹر گاندھی تھرڈ کلاس میں سفر کرتے ہیں** اور **میں فرسٹ کلاس** میں **فرق** صرف اتنا ہے کہ میں کرایا اپنی جیب سے دیتا ہوں اور انکا سفر خرچ **کانگریس برداشت** کرتی ہے ."

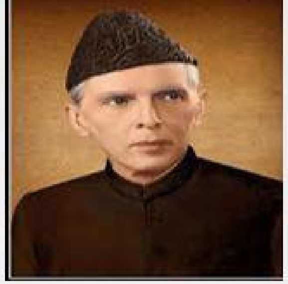

سوال : ہم نے کتابوں میں پڑھا ہے کہ کشمیر پہلے پاکستان میں شامل تھا اور کچھ دوسرے علاقے بھی لیکن انگریزوں اورہندوؤں نے دھوکہ دے کر ہندوستان میں شامل کر لیا ؟

یہ ایک ایسا ظلم تھا جس کا صدمہ مجھے بستر مرگ پر لے گیا .پنجاب کے علاقے ضلع گورداس پور اور فیروز پور کو پاکستان میں شامل ہونا تھا انگریز اور ہندو ؤں نے مل کر اس میں تبدیلی کر دی ہمارے نمائندے چوہدری محمد علی اس پر بات کرنے کے لئے ظفر اللہ خان (جو قادیانی تھا) بھیجا مگر اس قادیانی نے جا ن بوجھ کر اس معاملے کو ٹالا کیونکہ گوداس پور میں قادیانی مرکز قادیان تھا .وہ نہیں چاہتا تھا کہ یہ حصہپاکستان میں جائے .مجھے اس سازش کا ہر وقت ادراک نہ ہوسکا .گوداسپور کا راستہ سرینگر کو پہنچتا تھا اس کے ذریعےآزادی کے بعد ہندوؤں نے فوج بھیج کر کشمیر پر قبضہ کر لیا .

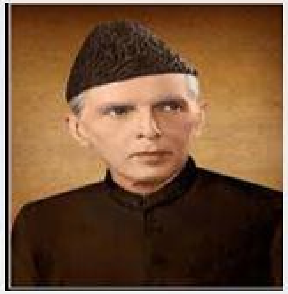

سوال: جناب آپ نے اسی وقت کچھ کیوں نہیں کیا ؟

میرے بیٹے !آزادی کا اعلان ہوتے ہی پورے ملک میں ہندو مسلم فسادات پھیل گئے .

سکھ اور ہندو مل کر مسلم آبادیوں پر حملہ کرتے مردوں کو شہید کر دیتے اور بچوں اور عورتوں کو اپنے گھر لے جاتے .

جو مسلمان ہندوستان سے ہجرت کر کہ آ رہے تھے ان پر حملے ہو رہے تھے .لٹے پٹے لوگ پاکستان آ رہے تھے .پاکستان اس وقت بہت سے مسائل میں گھرا ہوا تھا .لوگوں کو جذبوں کو بلند رکھنا .مسائل کے حل کے لئے کوششیں کرنا مہاجرین کی بحالی ، پاکستان کی حکومت کو صحیح طرح چلانا ،بروقت فیصلہ کرنا ،مالی مشکلات یہ سب اتنے بڑے مسائل تھے کہ جن پر فوری توجہ دینا ضروری تھا .میں اور میرے ساتھی اس میں لگے ہوئے تھے .اور یہ غم بھی مجھے اندر اندر کھا رہا تھا .

مہاجرین سے بھری ہوئی ٹرین انڈیا سے پاکستان کی جانب سفر کرتے ہوئے

LIFE

LIFE

LIFE

View at Purano Qila fortress refugee camp where thousands of Moslems who have fled their homes in terror of Hindu attacks are trying to survive until they can organize a convoy for the long march to the West Punjab, now Moslem Pakistan. (Location - Delhi)

LIFE

Quaid takes the salute, August 14, 1947

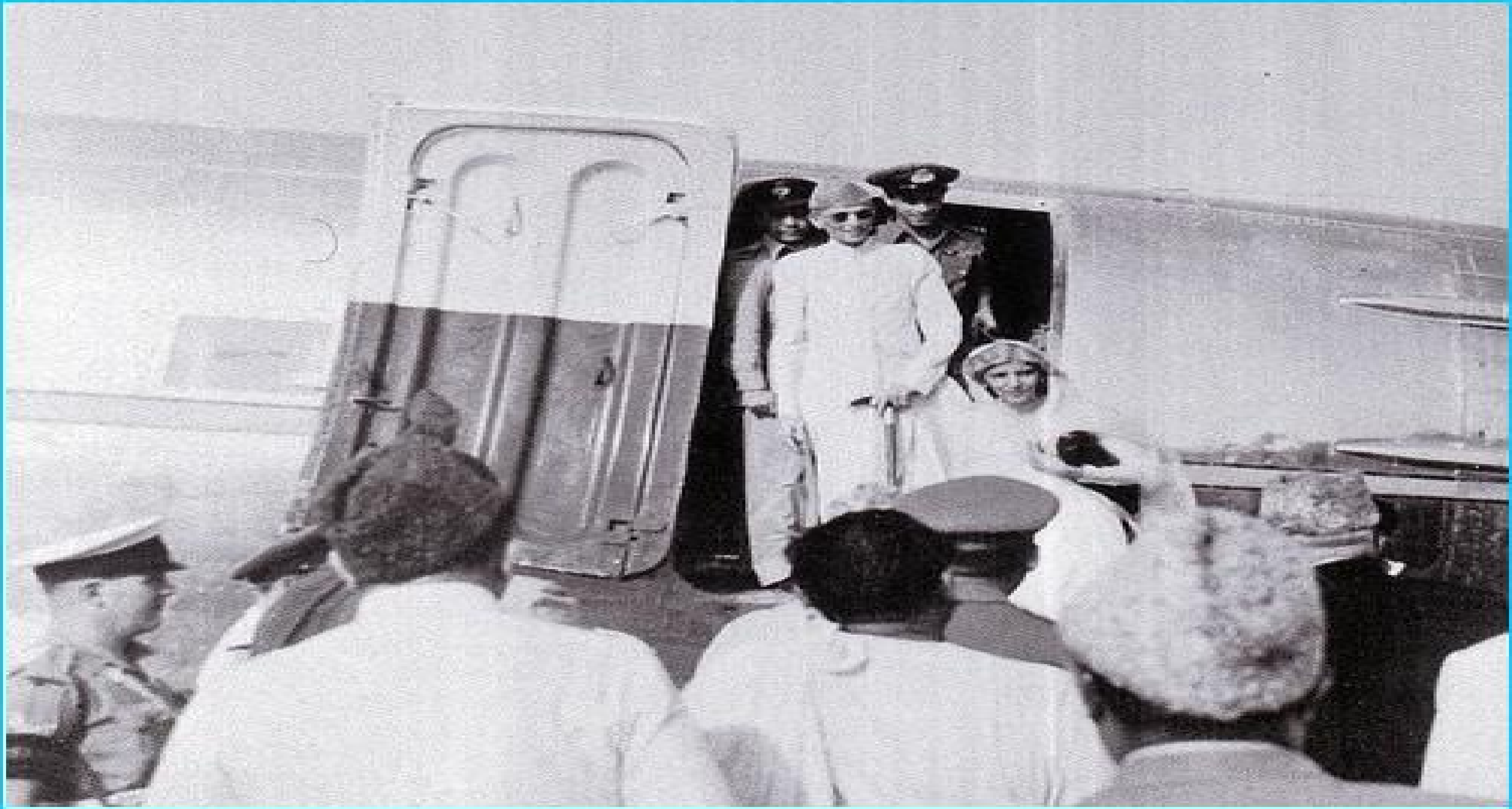

Quaid-e-Azam Muhammad Ali Jinnah arrives at Karachi
from Delhi, August 7, 1947

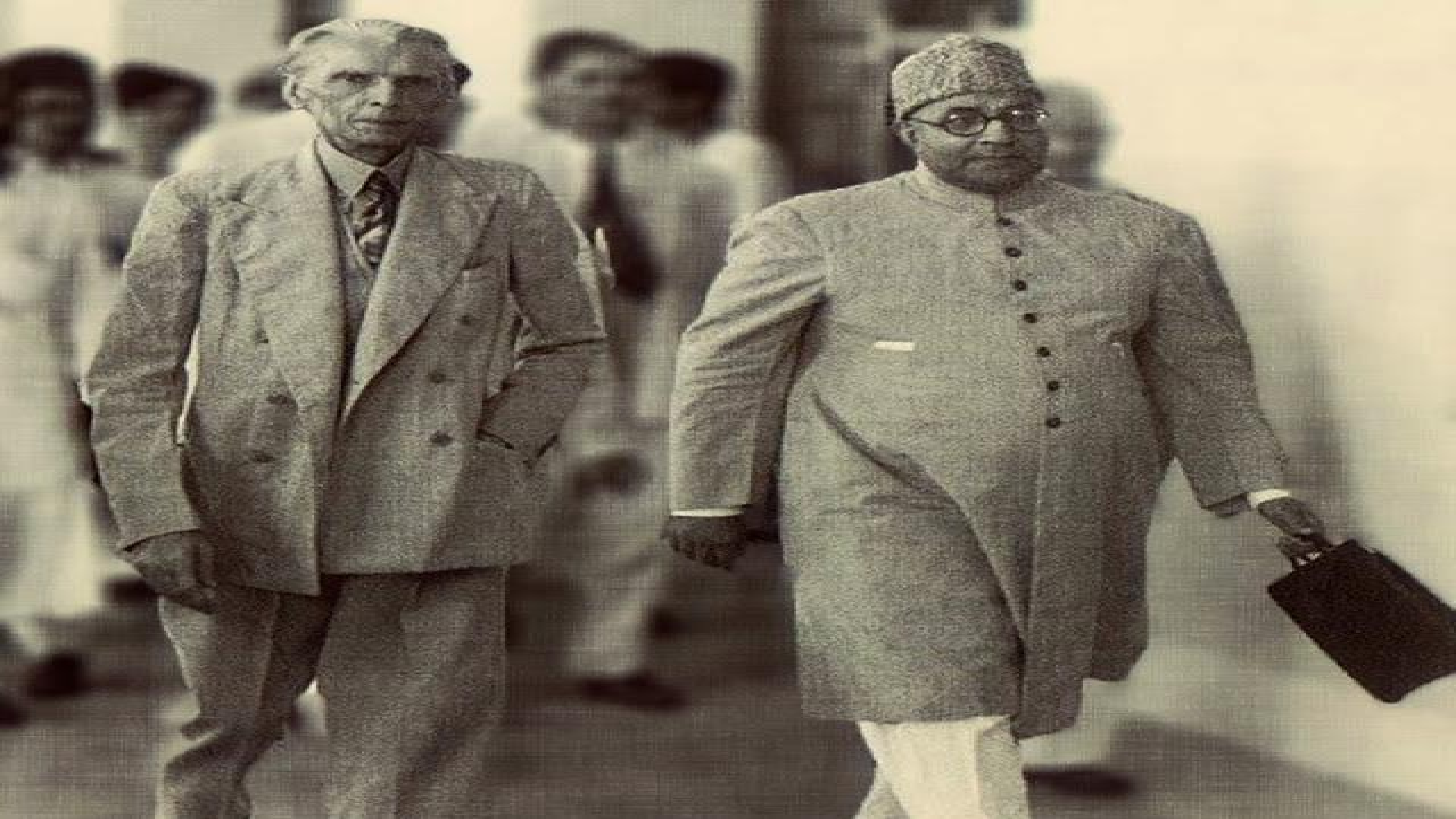

جناب !ہم آپ سے رہنمائی چاہتے ہیں؟

مجھے اپنےمسلمان بچوں اور نوجوانوں سے بے پناہ امیدیں وابستہ ہیں.کیونکہ بہرحال آپ ہی

مستقبل کے لیڈر ہوں گے .اور آپ ہی لوگوں کے ہاتھوں اس ملک کو چلنا ہے .میرے

نوجوانوں مایوس نہ ہو کہ یہ گناہ ہے .یاد ہے میں نے کیا کہا تھا

ایمان ،اتحاد ،تنظیم بس میرے بچوں ان اصولوں کو لے کر چلو .

ایمان ، اتحاد، تنظیم

جب رسول مقبول (ﷺ) نےاپنے دین کی تبلیغ شروع کی تو وہ

دنیا بھر صرف ایک کی اقلیت میں تھے لیکن قرآن مجیدکی اعانت

سے انہوں نے ساری دنیا کو چیلنج کیا اور مختصر ترین مدت

میں دنیا میں عظیم انقلاب برپا کردیا-اگر مسلمان یقین کی وہ

قوت، اتحاد،تنظیم، نظم و ضبط اور ایثار کی وہ طاقت حاصل کرلیں

تو انہیں ساری دنیا کے دشمن قوتوں سے خوف زدہ ہونے کی

ضرورت نہیں .

(دی اسٹار آف انڈیا، 07 جنوری1938،)

آج میں آپ کو اس کے سوا اور کوئی پیغام نہیں دے سکتا کہ اسلام کی بہترین روایات ہم تک رسول اللہ ﷺ کے ذریعے پہنچیں ہیں لہذا دنیا بھر کے مسلمانوں کو اپنی زندگی اسی کے مطابق گزارنی ہو گی.اگرتم میرےالفاظ کا پاس کروگے توتم دیکھو گے کہ جلد ہی ان مشکلوں سے نجات پالو گے میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں

،فی امان اللہ .

1940 میں مسلم لیگ نے ایک اجلاس منعقد کیا جس میں قرار داد پاکستان

پیش کی جانی تھی.اس سے ایک دن پہلے یعنی۲۲مارچ کو کونسل کا اجلاس ہوا

کمیٹی نے قرار داد لاہور کے مسودے کی ترتیب و تشکیل کی. ۲۳ مارچ کو

مسلمانان برصغیر کی تقدیر کے فیصلے کا اجلاس ہوا.

جزاك الله خيرا